www.KitaboSunnat.com

سلسلہ مصنفین درس نظامی

اختر راہی ایم اے
(سیاسیات، تاریخ)

شیخ احمد عرب یمنی شروانی

مؤلف "نفحۃ الیمن"

شیخ احمد بارہویں صدی کے آغاز میں یمن میں پیدا ہوئے اور معروف ہم عصر علماء سے استفادہ کیا۔ ان کے اساتذہ میں محسن نخعی، بہاء الدین آملی، علی زبیری اور ابراہیم صنعانی جیسے لوگ شامل ہیں۔

اوائل عمر سے سیر و سیاحت کا شوق تھا، بارھویں صدی کے اواخر یا تیرھویں صدی کے آغاز میں برصغیر ہندوستان میں آئے۔ مختلف شہروں میں گھومتے گھامتے کلکتہ آئے۔ یہاں مدرسہ عالیہ کلکتہ کے سیکرٹری ڈاکٹر لمیسڈاؤن (LAMASDEWN) سے ملاقات کی اور ڈاکٹر لمیسڈاؤن نے انھیں مدرسہ عالیہ میں عربی کی تدریس کے لیے مقرر کر دیا۔ مدرسہ عالیہ کا تاریخ نگار لکھتا ہے "اس (امر) کا پتہ نہ چل سکا کہ آپ کتنے دنوں تک مدرسے میں رہے البتہ ڈاکٹر لمیسڈاؤن کے سیکرٹری رہنے کا زمانہ ۱۸۱۲ء سے شروع ہوتا ہے اس لیے ظاہر ہے کہ آپ اس سے بعد تشریف لائے ہوں گے اور ۱۸۳۰ء سے پہلے گئے ہوں گے کیونکہ اس سال ڈاکٹر لمیسڈاؤن مدرسے سے رخصت ہو گئے تھے"[1]

مدرسہ عالیہ میں درس و تدریس کے بعد لکھنؤ چلے گئے اور غازی الدین حیدر کے مصاحب ہوئے۔ یہیں سید اسماعیل خاں مرشد آبادی کی لڑکی سے شادی کی۔ غازی الدین حیدر کے انتقال کے بعد بنارس کی راہ لی اور آخر میں نواب جہانگیر محمد خاں والئ بھوپال کے اتالیق مقرر ہوئے اور بھوپال میں سکونت اختیار کر لی۔

تاریخ وفات کے بارے میں جملہ تذکرہ نگار خاموش ہیں۔

تصانیف

۱۔ نفحۃ الیمن فیما نزول بذکرہ الشجن۔ یہ کتاب انھوں نے مدرسہ عالیہ کلکتہ کے صدر مدرس لمیسڈاؤن کی فرمائش پر لکھی تھی اور بہت عرصہ مدرسہ عالیہ کے نصاب میں شامل رہی ہے۔ بدلتے ہوئے حالات

[1] تاریخ مدرسہ عالیہ کلکتہ حصہ دوم ص ۱۸۳

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مطابق مدارس عربیہ کے نصاب میں بھی شامل ہو گئی اور آج کل بعض مدارس میں پڑھائی جاتی ہے۔

۲۔ عجب العجائب:۔ عربی مکتوبات کا مجموعہ ہے۔ مولوی عبدالرحیم کے بقول "مدرسہ فورٹ ولیم کے ناظر اعلیٰ (پرنسپل) کے ایماء سے لکھی گئی اور پہلی مرتبہ ۱۸۱۲ء میں بمقام کلکتہ چھپی۔ مولوی عبدالرحیم نے فورٹ ولیم کالج کا ذکر کیا ہے۔ غالباً مدرسہ عالیہ کے صدر مدرس کے ایماء سے لکھی گئی تھی۔

۳۔ الجواہر الوقاد فی شرح بانت سعاد:۔ مشہور نعت گو کعب بن زہیر کے قصیدہ بانت سعاد کی شرح ہے۔

۴۔ مناقب حیدریہ:۔ علامہ خود شیعی مسلک رکھتے تھے اور انھوں نے غازی الدین حیدر (م ۱۲۴۳ھ/۱۸۲۷ء) فرمانروائے اودھ کی تعریف و ثنا میں یہ کتاب رقم کی ہے۔

۵۔ شمس اقبال فی مناقب ملک بھوپال۔ کتاب کا مضمون نام سے واضح ہے۔

۶۔ حدیقۃ الافراح ۷۔ منہج البیان ۸۔ الشافی

۹۔ جوارس التفریح ۱۰۔ بحر النفائس

۱۱۔ المکاتیب:۔ مولوی رشید الدین خان دہلوی (م ۱۲۴۹ھ/۱۸۳۳-۳۴ء) اور شیخ احمد شروانی کے خطوط کا مختصر مجموعہ ہے ۱۳۱۵ھ/۱۸۹۷ء میں مطبع مجتبائی دہلی سے شائع ہوا[2]۔

اولاد:۔

محمد عباس شروانی (م ۱۳۱۵ھ/۹۸-۱۸۹۷ء) نامور صاحب تالیف ان کے فرزند ہیں۔

تلامذہ:۔

مولوی رحمٰن علی مؤلف "تذکرہ علمائے ہند" نے ان کے دو شاگردوں کا ذکر کیا ہے۔

(۱) مولوی اوحد الدین بلگرامی اور (۲) مفتی خلیل الدین بن نجم الدین کاکوروی (م ۱۲۸۱ھ/۱۸۶۴ء)

مآخذ:۔

۱۔ لباب المعارف العلمیہ جلد اول	مولوی عبدالرحیم
۲۔ تذکرہ اہل دہلی	سرسید احمد خاں
۳۔ تذکرہ علمائے ہند	مولوی رحمان علی مع تحشیہ مولوی محمد ایوب قادری۔
۴۔ قاموس المشاہیر جلد اول	نظامی بدایونی
۵۔ تاریخ مدرسہ عالیہ حصہ دوم	عبدالستار

[1] لباب المعارف العلمیہ جلد اول ص ۲۱۹ [2] تذکرہ اہل دہلی ص ۸

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ